

مواقیت حج اور اہل پاکستان کے لئے احرام کی میقات

حافظ محمد یونس

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سے بیت اللہ کی زمین کو عزت و تکریم کے لئے مخصوص فرمایا اور وہاں اپنا گھر تعمیر کروایا۔ پھر اس گھر کی تعظیم کے اظہار کے لئے حلقے مقرر کر دیئے۔ ہر حلقے کے کچھ آداب اور احکام مخصوص ہیں۔

۱ - پہلا حلقہ: بیت اللہ سے متصل حلقہ مسجد حرام کا ہے۔ خانہ کعبہ درمیان میں ہے اور اس کے ارد گرد مسجد حرام ہے۔ اس میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کوئی آدمی اس مسجد کے باہر کی طرف سے خانہ کعبہ کا طواف کرے گا تو ادا نہیں ہوگا۔ طواف اندر کی طرف ہوتا ہے۔ (غنیۃ المناسک)۔

۲ - دوسرا حلقہ: یہ حلقہ پہلے حلقہ سے زیادہ وسیع ہے اس میں شہر مکہ مکرمہ شامل ہے۔ یہ شہر بھی مسجد حرام کی طرح پناہ گاہ ہے۔ اس میں شکار کرنا، درختوں اور گھاس کو کاٹنا جائز نہیں، اور نہ ہی کسی مجرم کو حرم میں داخل ہو جانے پر قتل کیا جا سکتا ہے۔

۳ - تیسرا حلقہ: حرم شریف کے حدود مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے متعین ہیں، کسی طرف سے کم اور کسی طرف سے زیادہ فاصلہ ہے، سب سے قریب حد حرم تنعیم ہے، جو مکہ مکرمہ سے تین میل اور سب سے زیادہ نو میل دور جعرانہ ہے

یہاں بھی وہی پابندیاں ہیں جو دوسرے حلقہ میں ہیں اللہ شرف
سکانی کے درجات دور و نزدیک کی وجہ سے متفاوت ہیں۔

۴۔ چوتھا حلقہ : اس حلقہ میں پہلے تینوں حلقے سمائے ہوئے ہیں، یہ بہت
وسیع ہے۔ یہ حدود و سواقیت کہلاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مقامات متین فرمادئے ہیں یہاں
سے مکہ مکرمہ میں آنے والے پر لازم کیا گیا ہے کہ بغیر احرام کے
آگے نہ بڑھے۔ ان حدود کے باہر کی طرف کو آفاق اور اندر کی طرف
کو حل کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بغیر احرام باندھے اندر داخل
ہو جائے گا۔ تو اس پر دم یعنی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔

مختصراً : پہلا حلقہ ”مسجد حرام“ ہے دوسرے کو ”مکہ مکرمہ“ کہا جاتا ہے
تیسرے کا اصطلاحی نام ”حرم“ ہے چوتھا حلقہ حدود حرم سے باہر سگر حدود
سواقیت کے اندر ”حل“ ہے اس میں شکار حلال ہے۔ حدود سواقیت سے
باہر سارا عالم آفاق کہلاتا ہے۔

سواقیت حج کی تعیین :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی روایت کرتے ہیں۔

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل المدینة ذا الحلیفة ولاہل الشام
الجحفہ و لاہل نجد قرن المنازل ولاہل الیمن یلملم (بخاری کتاب الحج)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام
کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن المنازل اور اہل یمن کے لئے یلملم
میقات مقرر فرمایا ہے اس کے علاوہ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ میں ہے، کہ
حضور نے اہل عراق کے لئے ذات عرق مقرر فرمایا۔ اس کی تعیین حضرت عمر رضی

نے اہل عراق کے لئے اس وقت کی جب عراق کی فتح کے بعد کوفہ اور بصرہ دو شہر بسائے گئے تو وہاں کے رہنے والوں نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ حضور نے اہل نجد کے لئے میقات قرن المنازل کو مقرر فرمایا ہے اور وہ ہمارے راستہ سے بہت دور ہے۔ اگر ہم اس راستے کو اختیار کریں تو ہماری مشقت اور مسافت بڑھ جاتی ہے اس پر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا۔

فانظروا حدوها بن طریقکم فحد لہم ذات عرق (بخاری کتاب الحج)
(اپنے راستہ سے اس کی محاذات دیکھ لو چنانچہ اس طریقہ سے حضرت عمرؓ نے ان کے لئے ذات عرق کو میقات قرار دیا)

مواقیت کی ضروری وضاحت

۱۔ ذوالحلیفہ: یہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اور آج کل بیرعلی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا فاصلہ مدینہ منورہ سے چھ میل ہے اور مکہ مکرمہ سے مخدوم محمد ہاشم سندھی نے حیات القلوب میں ایک سو اٹھانوے (۱۹۸) میل بتایا ہے مصر اور شام کے حجاج جو تبوک کے راستہ سے آتے ہیں ان کا میقات بھی یہی ہے۔

۲۔ جحفہ: یہ اہل شام کا میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے جحفہ تک کئی راستے ہیں اس لئے کسی راستے سے بتیس میل ہے اور کسی راستے سے بیاسی میل اور کسی سے تین مرحلے بتایا ہے ان دنوں یہ گاؤں بے آباد ہے اس لئے لوگ رابع سے احرام باندھتے ہیں آج کل یہ ایک اچھا شہر بن گیا ہے۔

۳۔ قرن المنازل: یہ اہل نجد کا میقات ہے جس میں نجد یمن، نجد حجاز و نجد تہامہ شامل ہیں یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو عرفات کے میدان

کے اوپر ہے اس کے ساتھ وادی کو بھی قرن کہتے ہیں اور وادی کے اندر طائف کے قریب ایک گاؤں ہے اسے بھی قرن کہتے ہیں مکہ سے اس کا فاصلہ دو مرحلہ ہے حیات القلوب میں سولانا ہاشم سندھی نے نہایت کے حوالہ سے دو مرحلہ کا فاصلہ لکھا ہے۔ اور باقانی شرح سلتی الابحر نے پچاس میل کا فاصلہ بتلایا ہے۔

۴۔ - یلملم : اہل یمن تمہارے کا میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے دو مرحلہ کے فاصلے پر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اب اس کو سعدیہ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی نے اس کا فاصلہ تیس میل لکھا ہے۔ مفید الانام نے اس کا فاصلہ چالیس میل اور قسطلانی نے مرحلتین لکھا ہے۔

۵۔ - ذات عرق : اہل عراق کا میقات ہے۔ یہ ایک گاؤں تھا جو عراق کی طرف سے عقیق کے بعد مکہ مکرمہ سے دو منزل کے فاصلہ پر تھا اب ویران ہو گیا ہے۔ اور لوگ عقیق سے کچھ پہلے ہی احرام باندھتے ہیں۔ ہدایہ الناسک میں ہے کہ ذات عرق مکہ مکرمہ سے دو مرحلے کے فاصلے پر طائف کے راستے میں ایک گاؤں تھا۔

قسطلانی نے اس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے بیالیس میل فتح الباری میں بھی بیالیس میل لکھا گیا ہے۔ ابن حجر مکی نے قرن اور یلملم کی طرح اس کا فاصلہ دو مرحلہ ہی لکھا ہے۔

احکام : ان پانچوں سواقیات کے متعلق حضور کے فرمان کے مطابق حکم یہ ہے ”کہ کوئی شخص میقات سے آگے کی طرف بغیر احرام کے نہ بڑھے،“ (ہدایہ) اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کسی میقات بعین کے اوپر سے نہیں گزرتے بلکہ درمیانی راستوں میں سے کسی راستہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آئے

میں ان کے لئے یہ ہے کہ وہ جس راستے سے حل صغیر کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اس راستہ کا جو حصہ کسی نیقات کی محاذات میں ہو اسی جگہ سے احرام باندھ لیں، اگر راستہ ایسا ہے کہ ایک سے زائد میقاتوں کی محاذات راستہ میں آتی ہے تو افضل یہ ہے کہ سب سے دور والی میقات کی محاذات سے احرام باندھیں، اور اگر اس سے آگے گزر کر قریبی میقات کی محاذات سے احرام باندھ لیا تو بھی جائز ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے یہی سوال پیش کیا گیا، تو آپ نے جواب میں فرمایا۔

انظروا حدوہا من طریقکم ثم حد لہم ذات عرق

(اپنے راستے سے ان کی محاذات دیکھو، پھر آپ نے ان کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کر دیا) (بخاری)

اس ضابطہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل عراق کے لئے ان کے راستہ کے اس حصہ کو میقات قرار دے دیا۔ جو قرن المنازل کے محاذات میں ہے یعنی ذات عرق، اس طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ضابطہ بنا دیا کہ جو حل صغیر میں داخل ہو کر جائیں ان کے لئے جہاں میقات آجائے وہی میقات کے حکم میں ہے۔

محاذات کے لئے ضروری ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والے مسافر کے دائیں یا بائیں جانب سواقیت ہو نہ کہ آگے اور پیچھے۔

”اس تصریح سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں، ایک تو یہ کہ جب کوئی مسافر راستہ میں میقات کی محاذات پر پہنچا۔ لیکن وہ مکہ مکرمہ کی طرف اس راستے سے نہیں بلکہ دوسرے راستہ سے جانا چاہتا ہے۔ تو اس کو اس محاذات پر احرام باندھنا واجب نہیں ہے، بلکہ جس راستہ سے وہ مکہ مکرمہ کی طرف جانا چاہتا ہے اس پر محاذات کو دیکھا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس دوسری محاذات میں یہ ضروری ہے کہ اس محاذات سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ کم از کم اتنا ہی ہو جتنا اصل میقات سے ہے جیسے کہ کوئی شخص یلملم کے محاذات سے جہہ کی طرف بڑھا اور جہہ کے راستہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو اس کو احرام اس جگہ سے باندھنا چاہئے جہاں سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ یلملم کے فاصلے کے برابر ہو، اور قہواء کا خیال یہ ہے کہ یلملم سے بھی مکہ مکرمہ کا فاصلہ مرحلتین ہے اور جہہ سے بھی مرحلتین ہے۔ اس لئے دونوں فاصلے برابر ہونے کی وجہ سے احرام جہہ سے باندھنا جائز ہوگا، (فتویٰ مفتی محمد شفیع صاحب)

علامہ واسلا اخوند جان مرغینائی سہاجر مکی نے مواقیت حج کی تحقیق پر ۱۳۱۳ھ میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کو بنیاد بنا کر مولانا شیر محمد سندھی سہاجر مدنی نے اس مسئلہ کو چھیڑا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

”جس طرح حدود حرم کے ذریعہ تمام حلقہ حرم کی تعیین کی جاتی ہے کہ حدود حرم سے دوسری حد تک ایک خط سلایا جائے۔ اسی طرح تیسری چوتھی حدود کے باہم خطوط سلا کر ان خطوط کے درمیان جو رقبہ زمین آتا ہے وہ حرم کہلاتا ہے۔

اسی طرح مواقیت کے حلقے کو سمجھنا چاہئے۔ ایک میقات سے دوسرے میقات تک خط سلا کر یہ خط محاذات ہوگا۔ خط سے باہر آفاق اور خط کے اندر حل کہا جائے گا۔ اس خط محاذات سے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ کی طرف تجاوز کرنا جائز نہیں ہوگا اس کی شکل یہ ہوگی۔

قرن البنازل ذات عرق

ذوالحلیفہ

یلملم

جحفہ

جہہ

اس تفسیر کے مطابق یلملم سے جو خط جحفہ کے ساتھ سلا یا جائے گا تو جہہ اس سے باہر کافی فاصلہ پر رہتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شہر جہہ سے بھی آگے بحرہ کے قریب تک بلا احرام جا سکیں،، - (ملخص واسلا اخوند مرغینائی کی تصنیف سواقیت حج کی تحقیق)

اگرچہ سندرجه بالا تشریح قواعد، محاذات کی رو سے تو معقول ہے مگر فقہاء کی تائید اس کو حاصل نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس یہ پہلے گزر چکا ہے کہ اہل یمن و بلاد مشرق کے باشندے جب جہہ کی طرف سے داخل حل ہوں تو ان پر یہ پابندی لازم ہے کہ جس قدر مسافت یلملم کی مکہ مکرمہ سے ہے اسی قدر مسافت اس طرف سے بھی ہونی چاہئے اور وہ جہہ پر ہی ہو سکتا ہے - جہہ سے آگے نہیں -

پاکستان ہندوستان اور مشرقی ممالک سے آنے والوں کا میقات

ان دنوں مشرقی ممالک سے آنے والے حجاج کے دو راستے ہیں ایک ہوائی دوسرا بحری -

ہوائی جہازوں کا راستہ عموماً خشکی کے اوپر سے براہ قرن المنازل ہے - ہوائی جہاز قرن منازل اور ذات عرق دونوں میقاتوں کے اوپر سے گزرتے ہوئے پہلے حل میں داخل ہوجاتے ہیں اور پھر جہہ پہنچتے ہیں - اس لئے ہوائی سفر میں تو قرن المنازل کے اوپر سے آنے سے پہلے احرام باندھنا لازم و واجب ہے - اور چونکہ ہوائی جہازوں میں اس کا پتہ چلنا مشکل ہے کہ کس وقت اور کب یہ جہاز قرن منازل کے اوپر سے گزرے گا اس لئے اہل پاکستان اور ہندوستان کے لئے تو احتیاط اس میں ہے کہ ہوائی جہاز میں سوار ہوتے وقت ہی احرام باندھ لیں - اگر بغیر احرام باندھے ہوئے ہوائی جہاز کے ذریعہ

جہ پہنچ جائے تو ان کے ذمہ دم یعنی قربانی ایک بکرے کی واجب ہو جائے گی اور کتاہ اس کے علاوہ ہوگا جس کی وجہ سے حج ناقص رہ جاتا ہے۔ مقبول نہیں ہوتا بہت سے حجاج اس میں غفلت کرتے ہیں۔

چین۔ انڈونیشیا۔ جاوا وغیرہ کے ہوائی جہاز بھی اگر خشکی پر پرواز کریں تو ان کا بھی یہی حکم ہے ہاں اگر ان کے جہاز خشکی کی بجائے سمندر کے اوپر سے پرواز کر کے جہ پہنچیں تو ان کا حکم وہ ہوگا جو بحری جہازوں سے آنے والوں کا ہوگا۔

بحری راستہ : مشرقی ممالک کے لئے دوسرا راستہ بحری سفر کا ہے اس راستہ سے جانے والے بحری جہاز قدیم زمانے میں تو یلملم کے ساحل پر اترتے تھے جو یمن کا ایک حصہ ہے اور اہل یمن کی طرح وہ میقات یلملم سے گزر کر حل میں پھر حرم اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے اس لئے تمام قہاہ کی تصریحات بھی ہیں کہ ہندوستان پاکستان اور تمام بلاد مشرق کا میقات یلملم ہے۔ لیکن اب یہ ساحل ویران ہو گیا ہے اور بحری جہاز وہاں نہیں ٹھہرتے۔ بلکہ ساحل یلملم سے پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر محاذات یلملم سے گزرتے ہوئے سمندر ہی میں آگے بڑھ جاتے ہیں اور ساحل جہہ پر قیام کرتے ہیں اور جہہ ہی سے سب مسافر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

اس صورت میں بحری جہازوں پر آنے والے مسافروں کے راستے میں عین میقات تو کوئی نہیں پڑتا۔ البتہ محاذات میقات دو جگہ ہوتی ہے۔ ایک یلملم سے گزرنے وقت دوسرے جہہ میں سفر کے اختتام پر۔

یہ بات پہلے واضح کی جا چکی ہے کہ کسی میقات یا اس کی محاذات سے

بلا احرام آگے بڑھنا اس صورت میں ناجائز۔ ممنوع اور سوجب دم ہے جب کہ اس کا آگے بڑھنا حرم کی طرف ہو اور اگر اس محاذات سے سمندر ہی میں آگے بڑھتا ہوا آفاق ہی کے اندر سفر کرے تو یہ نہ تو میقات سے آگے بڑھنے کی بات ہے اور نہ ہی سوجب دم ہوگا۔

جدہ سے احرام باندھنے کا مسئلہ

اس بات میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ خشکی کے اوپر جدہ پہنچنے کے لئے چونکہ راستے میں قرن سنازل اور ذات عرق دو میقات آتے ہیں۔ اس لئے بلا احرام جانا جائز نہیں ہے اور ہندوستان اور پاکستان والے ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے وقت احرام باندھ لیں البتہ غور طلب مسئلہ بحری جہازوں پر جانے والے حجاج کرام کا ہے۔ ان کا احرام یلملم سے ہوگا۔ یا کسی دوسری جگہ سے۔

۱۔ علامہ واسلا اخوند جان مرغینائی سہاجر مدنی نے اپنے (رسالہ اخوند جان ص ۱۶۳) سواقیت حج کی تحقیق میں جو کہ ۱۳۲۳ھ تاشقند میں چھپا ہے اس میں لکھا ہے کہ پاکستانی مسافر یلملم کی بجائے جدہ سے بھی گزر کر آگے بحرہ (حدیبیہ) سے احرام باندھیں۔

۲۔ مولانا شیر محمد سندھی فاضل دیوبند سہاجر مدنی نے بھی اپنی کتاب سواقیت سے متعلق تحقیق تکملہ قرۃ العینین میں واسلا اخوند جان کی تائید کی ہے۔ کہ بحرہ سے احرام باندھا جائے۔

۳۔ عام فقہاء کی تصریحات ان دونوں سے مختلف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جدہ کی طرف سے جانے والے مشرقی مسافروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس مقام پر احرام باندھیں جس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے اس فاصلہ سے کم

نہ ہو۔ جو یلملم اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے اب یہ کونسا مقام ہے۔

(الف) علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب تحفہ شرح منہاج میں لکھتے ہیں کہ یہ مقام جدہ ہے کیونکہ جدہ سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا یلملم سے مکہ مکرمہ تک یعنی دونوں جگہ فاصلہ مرخلین کا ہے۔

(ب) فقہاء حنفیہ میں حضرت ملا علی قاری نے بھی تقریباً اس کی موافقت فرمائی ہے کہ اگر حقیقی محاذات کا علم نہ ہو تو پھر دو مرحلے کی مسافت کا اعتبار کر کے جدہ ہی کو میقات کے حکم میں سمجھا جائے گا۔

(ارشاد الساری ص ۵۶ ملا علی قاری)

(ج) غنیۃ الناسک میں بھی ص ۲۶ پر ایسے ہی لکھا ہے۔

(د) اس کے مطابق مولانا خلیل احمد سہارن پوری سہاجر مدنی نے بھی ۱۳۲۸ھ میں فتویٰ دیا تھا کہ حقیقی محاذات معلوم نہ ہونے کے سبب جدہ ہی کو میقات قرار دیا جائے گا۔

اسداد الفتاویٰ تتمہ خامسہ طبع قدیم ص ۱۳۹ پر لکھا ہے :

”کہ اگر مدینہ کا راستہ بند ہو جائے تو حج بدل کا احرام جدہ سے باندھا جائے گا، اسی پر ملا علی قاری کا فتویٰ ہے۔“

(ه) مولانا ظفر احمد تھانوی فرماتے ہیں کہ مولانا خلیل احمد سہارن پوری اہل ہند کے لئے بحری جہاز سے آنے کی صورت میں جدہ ہی کو میقات قرار دیتے تھے۔

(البلاغ کراچی شوال ۱۳۸۸ھ)

مندرجہ بالا فقہاء کی آرا سے واضح ہوتا ہے کہ وہ مسافت کی تعیین میں میلوں کی کمی بیشی کا اعتبار نہیں کرتے۔ بلکہ مراحل کا اعتبار کرتے

ہیں، اور میلوں کی مسافت میلوں کے اعتبار سے کم و بیش ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح الباری اور عمدۃ القاری میں بحوالہ ابن حزم یلملم کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے تیس میل لکھا ہے اور بعض علماء نے چالیس میل بھی بتایا ہے اور آج کل کے پیمائش کرنے والوں نے باون تک بتایا ہے۔ پھر اسی کو سب نے مرحلتین بھی کہا ہے۔ اور قرن المنازل کا فاصلہ مخدوم ہاشم سندھی نے پچاس میل بتلایا ہے اور اس کو تمام فقہاء نے مرحلتین ہی کہا ہے۔

اسی طرح ذات عرق کو بھی مکہ مکرمہ سے ارشاد الساری ص ۵۵۔ النووی شرح مسلم تحفہ ابن حجر مکی میں دو مرحلہ ہی لکھا گیا ہے۔ اور میلوں میں اس کا فاصلہ قسطلانی اور فتح الباری میں بیالیس میل بتلایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ میلوں کے اعتبار سے فاصلوں کی کمی بیشی کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔ تیس میل کو بھی دو مرحلے قرار دیا۔ پچاس میل کو بھی۔ بیالیس میل کو بھی۔ اس طرح مسافتوں کو مراحل کا اعتبار کر کے مکہ مکرمہ سے مساوی قرار دیا ہے۔ اسی اصول کے مطابق اہل یمن اور اہل مشرق (پاکستان و ہند) کے لئے جدہ میقات قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ مسافت مرحلتین ہے اس لئے میلوں کی مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ آج کل کی پیمائش کے اعتبار سے جدہ کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے تقریباً چھیالیس میل ہے۔ (فتویٰ مفتی محمد شفیع)۔

یلملم سے مکہ مکرمہ کے فاصلے میں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یلملم اس پہاڑ کو کہا جاتا ہے جو سعیدہ کے قریب کے عاذ میں واقع ہے۔ وروہ دو پہر ہیں۔ ایک کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے میلوں کے اعتبار سے دو مرحلہ سے زیادہ ہے۔ دوسرے کا فاصلہ دو مرحلے سے بھی کم معلوم ہوتا ہے۔

ابن حزم نے اس دوسرے فاصلے کا اعتبار کر کے تیس میل بتلایا ہے اور جو لوگ پہلے فاصلے کو لیتے ہیں وہ چالیس میل قرار دیتے ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ ”سیلوں کے اس اختلاف کے باوجود سب فقہاء اس پر متفق نظر آتے ہیں کہ اس فاصلہ کو مراحل کے اعتبار سے دو مرحلہ ہی قرار دیا جائے۔ انہوں نے مسافت سواقیت میں سیلوں کے جزوی فرق کو نظر انداز کیا ہے اس لئے مکہ مکرمہ سے یلملم۔ قرن، ذات عرق، اور جدہ سب کی مسافتیں چونکہ دو مرحلے سانی گئی ہیں، تو ان سب کو بحکم مساوی قرار دیا گیا ہے۔“ (البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)

اس عبارت کے مطابق مفتی محمد شفیع صاحب فتویٰ دیتے ہیں کہ چونکہ جدہ کی مسافت بھی یلملم کی مسافت کے مساوی ہے اس لئے جدہ سے احرام باندھنا صحیح ہے۔ اور علامہ شبلی مفتی مکہ اور فقیہ احمد بلحاج اور ابن زیاد یمنی وغیرہ علماء کے فتویٰ کا بھی ذکر کیا ہے جو تحفہ میں لکھا ہے وہ بھی یہی ہے۔ ”کہ جدہ سے احرام باندھنا جائز اور درست ہے،“ (ایضاً)۔

احتیاط:

لیکن مفتی محمد شفیع صاحب نے یمن کے بعض علماء عبداللہ بن عمر بالخرم محمد بن ابی بکر اشغر۔ شیخ عبدالرؤف کا اختلاف بھی نقل کیا ہے کہ ان حضرات کا قول ہے کہ ”جدہ کی مسافت مکہ مکرمہ تک یلملم کی مسافت کی نسبت کم ہے اس لئے حجاج کو چاہئے کہ ساحل جدہ میں اترنے سے پہلے جس جگہ سے جہاز ساحل جدہ اور حرم کی طرف رخ سوڑتا ہے وہاں سے احرام باندھ لیں ساحل جدہ تک سؤھر نہ کریں،“

(تحفہ شرح منہاج ابن حجر ص ۴ ص ۴۰)

مولانا محمد یوسف بنوری کی رائے

مولانا محمد یوسف بنوری کا کہنا ہے کہ جبہ تمام فقہاء حنفیہ کی تصریحات کے مطابق داخل میقات ہے اب جو شخص بحری سفر کر رہا ہو محاذات میقات سے بلا احرام گزرے گا اور داخل میقات کے مقام پر پہنچے گا اس پر تجاوز عن المیقات (میقات سے آگے بڑھنے) بلا احرام کا حکم لگے گا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر سے داخل ہونے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کر دی ہے۔ اس لئے مولانا تو یلملم ہی سے احرام باندھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ (البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)

مولانا مفتی رشید احمد مدرسہ اشرف المدارس کراچی کی رائے

مفتی رشید احمد صاحب مفتی محمد شفیق صاحب کے برعکس مسافت بجائے مرحلتین کے میلوں کے اعتبار سے لیتے ہیں۔ یعنی مکہ مکرمہ سے جس مقام کا فاصلہ میلوں کے اعتبار سے میقات کے فاصلے سے برابر ہوگا۔ وہ مقام محاذی میقات کہلائے گا۔ البتہ میقات سے بہت دور سے گزر ہو تو دونوں میں تفاوت ہوگا۔ آپ نے بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے قول فانظروا حدوها من طریقکم (اپنے راستے سے محاذات کو دیکھو) اس سے بھی مرحلتین تمہیں بلکہ میلوں سے فاصلہ مراد ہے۔

آپ نے حاشیہ شروانی علی تحفہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جن حضرات نے مرحلتین کا اعتبار کرتے ہوئے جبہ کو یلملم سے محاذی قرار دیا ان کا بھی یہ مقصد نہیں کہ میلوں کا فرق غیر معتبر ہے بلکہ ان کے نظریہ کی بنیاد اس پر ہے کہ انہوں نے مرحلتین کے اطلاق سے دونوں کی مسافت کو مساوی سمجھ لیا۔ لہذا اس پر تنبیہ کی گئی کہ دونوں کی مسافت مساوی

نہیں بلکہ یلملم ابعداً (بہت دور) ہے۔ اور جدید تحقیقات کے علاوہ مستقدمین نے بھی یلملم کی مسافت زیادہ ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اور مولانا ظفر احمد تھانوی اور مولانا خلیل احمد سہارن پوری کے فتاویٰ بھی اس کے مطابق ہیں کہ یلملم کی محاذات جہہ پہنچنے سے قبل ہو جاتی ہے۔ اس لئے محاذات یلملم کا علم ہوتے ہوئے (جو اس زمانہ میں مشکل نہیں) جہہ تک تجاوز بغیر احرام ناجائز ہے۔ (فتویٰ مفتی رشید احمد البلاغ ذی قعد ۱۳۸۸ھ کراچی)۔

مفتی محمد شفیع کی رائے

۱۔ یلملم کی محاذات سے جو تجاوز بحر میں ہوتا ہے وہ تجاوز آفاق کے اندر ہے حل یا جہت حرم کی طرف نہیں ہے اس کو موجب دم قرار دینا سمجھ میں نہیں آتا، آج کل بحری جہاز کے مسافر سمندر میں یلملم سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ سے آفاق کے اندر سفر کرتے ہیں ان کا یہ سفر تجاوز عن المیقات یا عن ذات المیقات نہیں کہلا سکتا۔

۲۔ جہہ اگر داخل میقات کہہ بھی لیا جائے تو بھی اس بات کے سنائی نہیں کہ جہہ سے احرام باندھنے کو جائز قرار دیا جائے۔ کیونکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص باہر سے جہہ کے ارادہ سے جہہ میں داخل ہو اس پر احرام لازم نہیں۔ پھر جہہ میں مقیم ہو کر اگر وہ مکہ مکرمہ میں بلا قصد حج و عمرہ جانا چاہے تو اس وقت بھی اس پر احرام کی پابندی نہیں

۳۔ آج کل کے نئے پیمائش کرنے والوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یلملم کی محاذات بھی مکہ مکرمہ سے دو مرحلہ ہے اور جہہ کی مسافت بھی، اب رہا سیلوں کا فرق سو احکام شرعیہ کا مدار کسی جگہ بھی اس طرح کی تدقیقات پر نہیں ہے موثقت کے مسائل و احکام پر نظر کرنے سے یہ بات بہت واضح

ہوجاتی ہے کہ اس معاملہ میں اتنی تدقیق کا اعتبار نہیں کیا گیا
(فتویٰ محمد شفیع)

مفتی محمد شفیع صاحب کا عوام کو مشورہ

ایسے حالات میں کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف رائے ہے احتیاط
اس میں ہے کہ بحری جہاز میں یلملم ہی سے احرام باندھ لیں، یا ساحل
جہہ پر اترنے سے پہلے احرام باندھ لیں، کیونکہ حسب تصریح فقہاء محل
اختلاف میں احتیاط کا پہلو اختیار کرنا بہتر ہے، تاکہ اپنی عبادت کے جواز
میں کسی کا اختلاف نہ رہے اس کے علاوہ احرام کو میقات سے پہلے باندھنا
سب ہی کے نزدیک افضل ہے بلکہ بعض روایات حدیث میں اپنے گھر سے
ہی احرام باندھ کر چلنے کی فضیلت آئی ہے شرط یہ ہے کہ محظورات احرام میں
مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور جس کو یہ خطرہ ہو کہ محظورات احرام سے
بچنا اس تمام عرصہ میں اس کے لئے مشکل ہوگا۔ اس کے لئے آخری حد تک
سؤخر کرنا بہتر ہے ایسے شخص کو آخری حد میں اتنی احتیاط کر لینا چاہئے
کہ اس کا احرام علماء کے اختلاف سے نکل جائے۔ (البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)

حاصل کلام :

ہوائی جہاز سے حج بیت اللہ جانے والوں کے لئے جہاز میں سوار ہونے
سے قبل احرام باندھنے کو سب علماء نے واجب اور ضروری قرار دیا ہے اس
میں اختلاف نہیں۔ البتہ شیعہ حضرات چونکہ احرام باندھنے کے بعد بغیر چہت
کے کھلی سواری میں سفر کرتے ہیں اس لئے جہاز میں ان کے لئے مشکل
ہے تو وہ جہہ میں جا کر احرام باندھتے ہیں باقی تمام علماء و فقہاء کے نزدیک
چونکہ ہوائی جہاز کم از کم دو سواہت (قرن المنازل۔ ذات عرق کے اوپر

سے فضا میں جا کر جدہ اترتا ہے اس لئے مواقیت سے تجاوز کرنا خواہ فضائی ہو یا بری جائز نہیں ہے۔

البتہ بحری جہاز سے سفر کرنے والے حجاج کے احرام کا مسئلہ محل نظر ہے اس پر تو سبھی کا اتفاق ہے کہ سب سے زیادہ فاصلہ سے اگر احرام باندھا جائے گا تو فضیلت زیادہ ہوگی۔ بلکہ اگر گھر سے ہی احرام باندھ لے تو اور زیادہ افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح باقی اطراف کے حجاج کے لئے مواقیت مقرر فرمائے تھے، اسی طرح جنوب سے آنے والوں کے لئے یمن کی سر زمین یلملم کی پہاڑی مقرر فرما دی اس سے قبل ہندو پاکستان سے جانے والے بحری جہاز اس پہاڑ پر ٹھہرتے تھے اور لوگ وہاں سے احرام باندھ لیا کرتے تھے۔ لیکن اب یہ بندرگاہ متروک ہوگئی ہے اور جہاز وہاں نہیں رکتے۔ بلکہ پندرہ بیس میل باہر ہی سے سطح سمندر میں گزر کر جدہ چلے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ مسئلہ وضاحت طلب ہوا کہ احرام اس کی محاذات میں باندھا جائے یا آگے چل کر جدہ میں اتر کر احرام باندھا جائے۔

۱۳۱۳ھ میں واسلا اخوند جان مرغینائی نے یہ رائے دی کہ یلملم کی بجائے جدہ سے بھی آگے گزر کر مکہ مکرمہ سے بیس پچیس میل پیچھے ہی حدیبیہ (بحرہ وحدہ) سے احرام باندھا جائے انہوں نے اپنی تائید میں ایک رسالہ بھی شائع کیا، جو ۱۳۲۳ھ میں تاشقند کے ایک پریس میں چھپا ہے اسی رسالہ کو بنیاد بنا کر ۱۳۸۱ھ میں مولانا حاجی شیر محمد صاحب سندھی مہاجر مدنی نے پاکستانیوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ (بحرہ وحدہ) حدیبیہ کی رائے پیش کی۔ ۱۳۸۷ھ شعبان کے ماہنامہ الفرقان لکھنؤ میں مولانا کی تائید اور تحقیق شائع ہوئی۔ ۱۳۸۸ھ سے یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ مولانا

محمد یوسف بنوری۔ سولانا رشید احمد مفتی۔ سولانا سید زوار حسین۔ سولانا ظفر احمد تھانوی نے اس سے شدید اختلاف کیا ہے۔ ان کی رائے اس سے قبل لکھی جا چکی ہے ان کا خیال ہے کہ شارع علیہ السلام نے جو سیقات مقرر کردی ہے اس سے آگے گزرنا موجب دم ہے۔ حتیٰ کہ جہہ میں بھی احرام نہیں باندھا جا سکتا۔ لیکن مفتی محمد شفیع صاحب نے اس امر سے اختلاف کیا ہے ان کا فتویٰ یہ ہے کہ جہہ اور یلملم اور مکہ مکرمہ کا فاصلہ چونکہ برابر ہے اس لئے جہہ میں جا کر احرام باندھا جا سکتا ہے اس سے کوئی دم واجب نہیں ہوتا البتہ (بحرہ۔ و حدہ) حدیبیہ سے احرام باندھنا موجب دم ہے۔

آخر میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے عوام کو یہ رائے دی ہے کہ وہ یلملم کی محاذات میں احرام باندھ لیں، یا اگر ان کے لئے مشکل ہو، توجہ سے پیچھے ہی سمندر میں احرام باندھ لیں۔ تاکہ فقہاء کے اختلاف کی وجہ سے عبادت میں فرق نہ آجائے۔

سیری رائے میں اس متفقہ فیصلے کو از سر نو چھیڑنا مناسب نہیں ہے ورنہ اختلاف رائے سے ایک خواہ مخواہ کا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ اور علماء کا فتویٰ بھی بہت زیادہ تائید میں نہیں ہے۔

میں نے امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل سے یلملم کے احرام کے بارے میں دریافت کیا تھا تو انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ چونکہ جنوب سے آنے والے لوگوں کے لئے شارع علیہ السلام نے یمن کے علاقے یلملم کو سیقات قرار دیا ہے اس لئے یلملم سے آگے بغیر احرام گزرنا موجب دم ہے۔

واللہ اعلم بالصواب، محمد یونس

جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا

- ۱ - قرآن مجید -
- ۲ - بخاری شریف - کتاب الحج -
- ۳ - مسلم شریف -
- ۴ - ترمذی شریف -
- ۵ - ابوداؤد -
- ۶ - نسائی -
- ۷ - ابن ماجہ -
- ۸ - ارشاد الساری الی مناسک لملاعلی قاری -
- ۹ - ہدایہ -
- ۱۰ - فتح القدیر -
- ۱۱ - رد المختار -
- ۱۲ - البحر الرائق -
- ۱۳ - ہدایۃ الناسک علامہ عابد مالکی -
- ۱۴ - حیات الفلوب -
- ۱۵ - بدائع -
- ۱۶ - تحفہ علی ہامش الحواشی الشروانیہ -
- ۱۷ - فتح الباری -
- ۱۸ - عمدۃ القاری -
- ۱۹ - تحفہ شرح منہاج ابن حجر سکی -
- ۲۰ - سراقیت حج کی تحقیق، واسلا اخوند جان مرغینائی مہاجر سکی -
- ۲۱ - تحقیق تکملہ قرۃ العینین، مولانا شیر محمد سندھی -
- ۲۲ - الفرقان لکھنو شعبان ۱۳۸۷ھ -
- ۲۳ - ماہنامہ بینات صفر ۱۳۸۸ھ کراچی -
- ۲۴ - ماہنامہ البلاغ شوال ۱۳۸۸ھ کراچی -